واقفینِ نَو بچوں کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس

اس کے بعد پروگرام کے مطابق واقف نو بچوں کی کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم طلحہ کاہلوں نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم لقمان ثاقب نے پیش کیا۔

❁..... بعد ازاں عزیزم مبرور احمد خان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث مبارکہ پیش کی۔

''حضرت معاویہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ بھلائی اور ترقی دینا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ دے دیتا ہے۔''

(صحیح بخاری۔ کتاب العلم)

❁..... اس کے بعد عزیزم راحیل احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

'' دین کو دنیا پر مقدم رکھنا نہایت مشکل امر ہے۔ کہنے کو تو انسان کہہ لیتا ہے اور اقرار بھی کر لیتا ہے مگر اس کا پورا کرنا ہر ایک کا کام نہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا اس طرح سے پہچانا جاتا ہے کہ جب انسان کا دنیوی مال میں نقصان ہو تو کس قدر درد اس کے دل کو پہنچتا ہے اور اس کے بالمقابل جب کسی دینی امر میں نقصان ہو جائے تو پھر کس قدر درد اس کے دل کو ہوتا ہے۔ انسان کو چاہئے کہ اس شناخت کے واسطے اپنے دل کو ہی ترازو بنائے کہ دنیاوی نقصان کے واسطے وہ کس قدر بے قرار ہوتا ہے اور چیختا چلّاتا ہے اور پھر دینی نقصان کے وقت اس کا کیا حال ہوتا ہے؟ بد ہے وہ شخص جو دوسرے کو دھوکا دیتا ہے مگر بدتر ہے وہ جو اپنے آپ کو بھی دھوکا دیتا ہے۔ دین کو مقدم نہیں کرتا اور خیال کرتا ہے کہ میں دین کو مقدم کئے ہوئے ہوں۔ وہ سچے طور پر خدا تعالیٰ کا فرمانبردار نہیں بنا اور ظن کرتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ جو شخص دوسرے پر ظلم کرتا ہے ممکن ہے کہ وہ ظلم کر کے بھاگ جائے گا اور اس طرح اپنے آپ کو بچائے۔ مگر وہ جس نے اپنی جان پر ظلم کیا وہ کہاں بھاگ کر جائے گا اور اس ظلم کی سزا سے کس طرح بچ سکے گا۔ مبارک ہے وہ جو دین کو اور خدا تعالیٰ کو سب چیزوں پر مقدم رکھتا ہے کیونکہ خدا بھی اسے مقدم رکھتا ہے۔''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 234۔235)

بعد ازاں عزیزم کلیم احمد سلیم نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام

غم اپنے دوستوں کا بھی کھانا پڑے ہمیں
اغیار کا بھی بوجھ اٹھانا پڑے ہمیں

خوش الحانی سے پیش کیا۔

جامعہ احمدیہ ایک تعارف

❁..... اس کے بعد عزیزم دانیال تصوّر، نعمان احمد خان اور مشہود احمد ادیب نے جامعہ احمدیہ کے قیام، غرض و غایت، جامعہ میں پڑھائے جانے والے علوم اور دوسرے پروگرام اور جامعہ کی اہمیت و ضرورت پر مشتمل مضامین پیش کئے۔

سب سے پہلا مضمون عزیزم دانیال تصوّر نے **''حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بارہ میں ارشادات''** پر مشتمل پیش کیا۔

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18 جنوری 2013ء کے خطبۂ جمعہ میں واقفین نو کو مخاطب فرماتے ہوئے خاص طور پر جامعہ احمدیہ میں دینی تعلیم حاصل کرنے کی طرف متوجہ کیا۔ پیارے آقا نے فرمایا:

'' دین کی تعلیم کے لئے جو جماعتی دینی ادارے ہیں اُن میں جانا ضروری ہے۔ جامعہ احمدیہ میں جانے والوں کی تعداد واقفینِ نَو میں کافی زیادہ ہونی چاہئے۔۔۔ ہمارے سامنے تو تمام دنیا کا میدان ہے۔ ایشیا، افریقہ، یورپ، امریکہ، آسٹریلیا، جزائر، ہر جگہ ہم نے پہنچنا ہے۔ ہر جگہ ہر براعظم میں نہیں، ہر ملک میں نہیں، ہر شہر میں نہیں بلکہ ہر قصبہ میں، ہر گاؤں میں، دنیا کے ہر فرد تک اسلام کے خوبصورت پیغام کو پہنچانا ہے۔ اس کے لئے چند ایک مبلغین کام کو انجام نہیں دے سکتے۔''

فرمایا: ''تبلیغ کا کام بہت وسیع کام ہے۔ اور یہ باقاعدہ تربیت یافتہ مبلغین سے ہی زیادہ بہتر طور پر ہوسکتا

ہے۔ اس لئے واقفینِ نَو کو زیادہ سے زیادہ یا واقفینِ نَو کی زیادہ سے زیادہ تعداد کو جامعہ احمدیہ میں آنا چاہئے۔ جبکہ جو اعداد و شمار مَیں نے بتائے ہیں، اس سے تو ہم ہر ملک کے ہر علاقے میں جیسا کہ میں نے کہا مستقبل قریب کیا بلکہ دُور میں بھی ہر جگہ مبلغ نہیں بٹھا سکتے۔ اور جب تک کل وقتی معلمین اور مبلغین نہیں ہوں گے انقلابی تبدیلی اور انقلابی تبلیغی پروگرام بہت مشکل ہے۔''

''بچوں میں وقفِ نَو ہونے کی جو خوشی ہوتی ہے بچپن میں تو اُس کا اظہار بہت ہو رہا ہوتا ہے۔ لیکن اس یورپی معاشرے میں ماں باپ کی صحیح توجہ نہ ہونے کی وجہ سے، دنیاوی تعلیم سے متاثر ہو جانے کی وجہ سے یا اپنے دوستوں کی مجلسوں میں بیٹھنے کی وجہ سے جامعہ کے بجائے دوسرے مضامین پڑھنے کی طرف توجہ زیادہ ہوتی ہے۔ بعض بچپن میں تو کہتے ہیں جامعہ میں جانا ہے۔ لیکن جی سی ایس سی (GCSC) پاس کرتے ہیں، سیکنڈری سکولز پاس کرتے ہیں تو پھر ترجیحات بدل جاتی ہیں۔''

''جامعہ احمدیہ میں آنے والوں کی تعداد جرمنی میں بھی اور یوکے میں بھی بہت کم ہے۔ ان دونوں جامعات میں یورپ کے دوسرے ملکوں سے بھی طالب علم آتے ہیں، اس طرح تو یہ تعداد اور بھی کم ہو جاتی ہے۔۔۔ جماعتیں مبلغین اور مربیان کا مطالبہ کرتی ہیں تو پھر واقفینِ نَو کو جامعہ میں پڑھنے کے لئے تیار بھی کریں۔''

''مَیں دوبارہ اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ دنیا میں دین کے پھیلانے کے لئے دینی علم کی ضرورت ہے اور یہ علم سب سے زیادہ ایسے ادارہ سے ہی مل سکتا ہے جس کا مقصد ہی دینی علم سکھانا ہو۔ اور یہ ادارہ جماعت احمدیہ میں جامعہ احمدیہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔''

جامعہ احمدیہ میں حاصل کی جانے والی تعلیم کے بارہ میں پیارے آقا نے فرمایا: ''جہاں تک پڑھائی کا سوال ہے، جو علم دیا جا رہا ہے، وہ بہت وسیع علم ہے جو جامعہ کے طلباء اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل کر رہے ہیں۔''

اب آپ کے سامنے ان مضامین اور علوم کا ایک جائزہ پیش کیا جائے گا جو جامعہ احمدیہ میں پڑھائے جاتے ہیں۔

۞......اس کے بعد دوسرا درج ذیل مضمون جو **''جامعہ احمدیہ میں پڑھائے جانے والے علوم''** کے تعارف پر مشتمل تھا۔ عزیزم نعمان احمد خان نے پیش کیا۔

یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس خاص زمانے میں پیدا کیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق وہ حَکم و عدل امام الزماں تشریف لائے جنہوں نے ایمان کو ثریّا ستارے سے اتار کر دوبارہ دنیا میں قائم کیا۔ وہ قرآنی تعلیم جس پر مرورِ زمانہ کے ساتھ دھول پڑ گئی تھی اسے اس کی اصل حالت میں ہمیں دکھایا اور سکھایا۔ پھر یہ بھی ہماری خوش نصیبی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد بھی خلافت کی برکت سے وہی تعلیم اپنی اصل حالت میں جاری ہے اور جامعہ احمدیہ وہ عظیم درسگاہ ہے جس میں اس تعلیم کو پڑھایا اور سکھایا جاتا ہے۔ آج دنیا بھر میں کوئی بھی ایسی درسگاہ نہیں ہے جس میں اسلام کی ایسی صحیح اور سچی تعلیم دی جاتی ہو۔ آج اسلام کی حقیقی تعلیم صرف اور صرف اس زمانہ کے حَکم و عدل امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کی قائم فرمودہ درسگاہ سے ہی حاصل کی جا سکتی ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ کی تعلیم دوسری یونیورسٹیوں کی تعلیم سے کسی لحاظ سے بھی کم نہیں، اور یہ ہو بھی کیسے سکتا ہے کہ جہاں خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ امام الزماں اور سلطان القلم کی جاری کردہ تعلیم خلیفۂ وقت کی براہ راست نگرانی میں سکھائی جاتی ہو وہ کسی بھی لحاظ سے دوسرے کسی ادارے سے کم ہو۔ جامعہ احمدیہ کا نصاب دینی علوم کے ساتھ ساتھ دنیاوی علوم بھی اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ اور یہ ایک ایسی بنیاد فراہم کرتا ہے کہ جس کے اوپر جس ڈیزائن کی عمارت تعمیر کرنا چاہیں مضبوط اور خوبصورت ہو گی۔ جماعت کو جہاں جہاں اور جس جس فیلڈ میں ضرورت محسوس ہوئی وہاں وہاں جامعہ سے فارغ ہونے والے مربیانِ سلسلہ نے اس اعلیٰ قابلیت کا مظاہرہ بھی کیا۔ کئی مربیان نے نہ صرف مختلف زبانیں سیکھیں بلکہ ان میں سے بعض نے پی ایچ ڈی بھی کی۔ اسی طرح کئی مربیان نے بعد از اں اعلیٰ دنیاوی تعلیم بھی مکمل کی۔

اب میں آپ کی خدمت میں اس عظیم درسگاہ میں سکھائے جانے والے علوم کا مختصر جائزہ رکھتا ہوں کہ یہاں کیا کیا پڑھایا جاتا ہے۔ جامعہ کا کورس سات سالوں پر محیط ہے۔ اور ہر سال میں دو سمیسٹر ہوتے ہیں۔ سات سال مکمل کرنے کے بعد پاس ہونے والے مربیان و مبلغین کو ''شاہد'' کی ڈگری دی جاتی ہے۔ دنیا بھر کے تمام جامعات کا نصاب اور طریقۂ تعلیم ایک جیسا ہے اور براہ راست خلیفۂ وقت کی زیرنگرانی تیار کیا جاتا ہے۔ اسی طرح امتحانات بھی انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کے مطابق ہوتے ہیں اور حضورِ اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بذاتِ خود ہر طالبِ علم کے رزلٹ کا جائزہ لیتے اور اس کی منظوری عطا فرماتے ہیں۔

جامعہ کے نصاب میں قرآن کریم ناظرہ، با ترجمہ، تفاسیر، حدیث، فقہ، تاریخ، سیرت، کلام، تصوف، موازنۂ مذاہب کے علاوہ مختلف زبانیں بھی شامل ہیں۔ اسی طرح سلطان القلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر فرمودہ کتب کا مطالعہ بھی نصاب کا لازمی حصہ ہے۔

آیئے اب سال وائز جائزہ لیتے ہیں کہ ہر کلاس میں کیا پڑھا جاتا ہے۔

جامعہ کے پہلے دو سالوں میں قرآن کریم ناظرہ اور کچھ حصہ ترجمہ کے علاوہ زیادہ تر زبانوں پر توجہ دی جاتی ہے۔ اردو اور عربی پر خصوصاً توجہ دی جاتی ہے۔ اسی طرح جرمن اور انگلش بھی پڑھائی جاتی ہیں۔ جرمنی میں داخلے کے وقت کئی طلباء کو اردو لکھنی پڑھنی نہیں آتی لیکن پہلے دو سالوں میں خدا کے فضل سے تقریباً تمام طلباء اردو لکھ بھی سکتے ہیں اور پڑھ بھی سکتے ہیں۔ اسی طرح طلباء مختلف موضوعات پر عربی، اردو اور انگلش میں تقاریر کی پریکٹس بھی کرتے ہیں۔

جامعہ کے تیسرے سال میں کچھ مزید مضامین کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً قرآن کریم کا ترجمہ، حدیث، تاریخ و سیرت، کلام وغیرہ۔ جبکہ عربی، اردو، انگلش اور جرمن زبانیں بھی ساتھ ساتھ جاری رہتی ہیں۔

چوتھے اور پانچویں سال میں کچھ اور مضامین کا اضافہ بھی ہو جاتا ہے۔ جیسے تفسیر القرآن (اس میں تفسیر کبیر اور تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ گزشتہ مفسرین کی تفاسیر بھی پڑھائی جاتی ہیں۔) موازنہ مذاہب (اس میں عیسائیت، یہودیت، ہندو ازم، سکھ ازم، بدھ ازم، بہائیت جیسے مذاہب کا تعارف اور ان کے بنیادی عقائد کے بارہ میں پڑھایا جاتا ہے۔ نیز ان مذاہب کی تعلیم کا اسلام کی تعلیم سے موازنہ کیا جاتا ہے۔) اس کے علاوہ تاریخ اور تصوف وغیرہ شامل ہیں۔

چھٹے سال میں بعض اور مضامین جیسے فقہ احمدیہ اور فارسی زبان وغیرہ شامل ہو جاتے ہیں۔

ساتویں اور آخری سال میں ایک سمیسٹر میں پڑھائی ہوتی ہے۔ اور دوسرے سمیسٹر میں طلباء کو ایک تحقیقی مقالہ لکھنے کے لئے دیا جاتا ہے۔ ہر طالب علم کو جامعہ احمدیہ کے آخری سال میں ایک تحقیقی مقالہ لکھنا ہوتا ہے۔ جس کا عنوان بعد از منظوری حضرت خلیفۃ المسیح چوتھے سال میں ہی ہر طالبعلم کو دے دیا جاتا ہے۔ اس مقالے کا ایک نگران اور ایک چیک کرنے والا مقرر کیا جاتا ہے۔ مقالہ لکھتے ہوئے طالبعلم کو راہنمائی کے لئے مستقل اپنے نگران مقالہ سے رابطہ رکھنا ہوتا ہے۔ ہر طالبعلم کا اس مقالہ کے بارہ میں ایک بورڈ تفصیلی انٹرویو لیتا ہے۔ دوسرے مضامین کے ساتھ ساتھ طالبعلم کو مقالہ میں بھی پاس ہونا لازمی ہوتا ہے۔

نارمل پڑھائی کے ساتھ ساتھ طلباء کو قرآن کریم کے بعض مخصوص حصے حفظ کرنا ہوتے ہیں اسی طرح بعض احادیث، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض عربی قصائد، عرب شعراء کے بعض قصائد، ضرب الامثال اور چند دعائیں وغیرہ ہر طالبعلم کو ہر سال کے ہر سمیسٹر کے آخر پر یاد کرنا ضروری ہوتے ہیں۔ اسی طرح لازمی مطالعہ میں روحانی خزائن، خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض مخصوص کتب و تفاسیر، اسی طرح گزشتہ تفاسیر جیسے کشاف، تفسیر ابن کثیر وغیرہ۔ اسی طرح بعض عربی ادب کی کتب، تاریخ وغیرہ۔ ان تمام کتب کا مطالعہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔

تعلیم کے ساتھ ساتھ جسمانی صحت کا بھی خیال رکھا جاتا ہے اور ہر روز سپورٹس ہوتی ہیں جس میں ہر طالب علم کو روزانہ ایک گھنٹہ لازمی کھیلنا ہوتا ہے۔

طلباء میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے مختلف علمی وورزشی مقابلہ جات کروائے جاتے ہیں۔جس کے لئے مجلسِ علمی اور مجلسِ صحت قائم ہیں۔طلباء میں سے ہی ان مجالس کے صدر اور سیکریٹری مقرر ہوتے ہیں۔ یہ مجالس باقاعدگی سے علمی اور ورزشی مقابلہ جات کرواتی ہیں جس میں طلباء بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

سات سالہ تعلیم کے دوران چونکہ تمام طلباء جامعہ کے ہوسٹل میں رہتے ہیں اس طرح انہیں اپنی روحانی تربیت کے مواقع ملتے رہتے ہیں۔جس میں صبح تہجد ادا کرنا، پنجوقتہ نمازیں باجماعت ادا کرنا، باقاعدگی سے تلاوتِ قرآن کریم کرنا، مطالعہ کتب کرنا اور اس طرح پورا دن ایک مقررہ ٹائم ٹیبل کے مطابق گزارنا۔

شاہد کا امتحان سات سال کے کورس میں سے ہوتا ہے۔اور یہ امتحان وکالت تعلیم لیتی ہے۔پیپرز جامعہ احمدیہ کے اساتذہ کے علاوہ دوسرے جامعات کے اساتذہ؛ جماعت کے ناظران، وکلاء و مربیان سے بھی تیار کروائے جاتے ہیں۔ اور چیکنگ بھی وکالت تعلیم کے تحت ہوتی ہے۔اور جیسا کہ خاکسار نے عرض کیا کہ رزلٹ کی آخری منظوری حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں۔

اس طرح جامعہ دنیاوی سٹینڈرڈز کے لحاظ سے بھی کسی یونیورسٹی کے معیار سے کم نہیں اور دینی اور روحانی لحاظ سے تو کوئی یونیورسٹی اس کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس عظیم درسگاہ سے تعلیم حاصل کر کے اسلام احمدیت کی اعلیٰ خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

❁......**بعد ازاں ''جامعہ احمدیہ کی اہمیت اور ضرورت''** کے عنوان پر مشتمل درج ذیل مضمون عزیزم مشہود احمد ادیب نے پیش کیا۔

[جامعہ احمدیہ جیسی عظیم درسگاہ سو سال سے زائد عرصے سے اسلام احمدیت کے پیغام کو پوری دنیا میں پہنچانے کے لئے مبلغین اور مربیان کو تیار کر رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اپنے مبارک ہاتھوں سے نونہالانِ جماعت کی تعلیم و تربیت اور اسلام کی صحیح ہدایت اور خوبیاں سکھانے کے لئے ایک مدرسہ 3 جنوری 1898ء میں قائم فرمایا اور اس کا نام مدرسہ تعلیم الاسلام رکھا گیا جو 1903ء میں کالج بن گیا۔ 1905ء میں دو عظیم بزرگوں حضرت مولوی عبد الکریمؓ اور حضرت برہان الدین جہلمیؓ کی وفات کے بعد پیدا ہونے والے خلا کو پُر کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مدرسہ میں جنوری 1906ء میں دینیات کی شاخ کھولی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سلسلہ میں فرمایا: ''مدرسہ کی سلسلۂ جنبانی کی بھی اگر کوئی غرض ہے تو یہی ہے۔اس لئے میں نے کہا تھا کہ اس کے متعلق غور کیا جائے کہ یہ مدرسہ اشاعت اسلام کا ایک ذریعہ ہو اور اس سے ایسے عالم اور زندگی وقف کرنے والے لڑکے نکلیں جو دنیا کی نوکریوں اور مقاصد کو چھوڑ کے خدمت دین کو اختیار کریں...... ۔ایک طرف ضرورت ہے ایسے لوگوں کی جو عربی اور دینیات میں توغّل رکھتے ہوں (یعنی پوری مشق رکھتے ہوں) اور دوسری طرف ایسے لوگوں کی بھی ضرورت ہے جو آجکل کے طرزِ مناظرات میں پکے ہوں۔علومِ جدیدہ (یعنی نئے علوم) سے بھی واقف ہوں۔کسی مجلس میں کوئی سوال پیش آجائے تو جواب دے سکیں اور کبھی ضرورت کے وقت عیسائیوں سے یا کسی اور مذہب والوں سے انہیں اسلام کی طرف سے مناظرہ کرنا پڑے تو ہتک کا باعث نہ ہوں بلکہ وہ اسلام کی خوبیوں اور کمالات کو پُر زور اور پُر شوکت الفاظ میں ظاہر کر سکیں...... ۔میں جب اسلام کی حالت کو مشاہدہ کرتا ہوں تو میرے دل پر چوٹ لگتی ہے اور دل چاہتا ہے کہ ایسے لوگ میری زندگی میں تیار ہو جائیں جو اسلام کی خدمت کر سکیں...... ۔ چند سال میں ایسے نوجوان نکل آویں جن میں علمی قابلیت ہو اور وہ غیر زبان کی واقفیت بھی رکھتے ہوں اور پورے طور پر تقریر کر کے اسلام کی خوبیاں دوسروں کے ذہن نشین کر سکیں۔

(ملفوظات جلد چہارم از صفحہ 618)

1909ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے مدرسہ احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ یہ مدرسہ احمدیہ ترقی کرتے کرتے 1928ء میں عربی کالج کی شکل اختیار کر گیا۔ 20 مئی 1928ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جامعہ احمدیہ کا

با قاعدہ افتتاح فرمایا۔ اس کے افتتاح کے موقع پر حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا: ”بظاہر یہ باتیں خواب وخیال نظر آتی ہیں مگر ہم اس قسم کی خوابوں کا پورا ہونا اتنی بار دیکھ چکے ہیں کہ دوسرے لوگوں کو ظاہری باتوں کے پورے ہونے پر جس قدر اعتماد ہے اس سے بڑھ کر ہمیں ان خوابوں کے پورے ہونے پر یقین ہے...... ابھی تو ہم اس کی بنیاد رکھ رہے ہیں ......آج وہ خیال پورا ہو رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ یہی چھوٹی سی بنیاد ترقی کر کے دنیا کے سب سے بڑے کالجوں میں شمار ہوگی۔“

(تاریخ احمدیت جلد 6 از صفحہ 28)

آج ہم وہ خواب حقیقت کے روپ میں دیکھ رہے ہیں۔ آج نہ صرف یہ جامعات قادیان اور ربوہ میں جماعت کی بھرپور خدمت بجالا رہے ہیں بلکہ اور کئی ممالک یعنی غانا، انڈونیشیا، کینیڈا، برطانیہ اور جرمنی میں بھی ان کا با قاعدہ قیام عمل میں آچکا ہے۔

20 اگست 2008ء کو جرمنی میں جامعہ احمدیہ کا افتتاح فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”انشاء اللہ دنیا میں جامعات کھلتے چلے جائیں گے جہاں دینی علم حاصل کرنے والے پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔ آئندہ ضرورت کے پیشِ نظر ہو سکتا ہے کہ جب تعداد بڑھے تو یورپ کے اور ملکوں میں بھی جامعہ کھلیں۔ امریکہ، کینیڈا اور ساؤتھ امریکہ وغیرہ کے علاقوں میں اور جامعہ کھلیں۔ جزائر میں جامعات کھلیں۔ تو یہ تو کھلتے چلیں جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور دین کے خادم پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔“

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ فرمایا: ”دیکھو مَیں آدمی ہوں اور جو میرے بعد ہوگا وہ بھی آدمی ہی ہوگا۔ جس کے زمانے میں فتوحات ہوں گی وہ اکیلا سب کو نہیں سکھا سکے گا۔ تم ہی لوگ ان کے معلّم بنو گے۔ پس اس وقت تم خود سیکھو تا ان کو سکھا سکو۔ خدا تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ دنیا کے لئے پروفیسر بنا دیئے جاؤ گے۔ اس لئے تمہارے لئے ضروری ہے اور بہت ضروری ہے کہ تم خود پڑھو تا آنے والوں کے لئے استاد بن سکو۔ اگر تم نے خود نہ پڑھا تو ان کو کیا پڑھاؤ گے۔“ (انوار خلافت)

نیز فرمایا: ”زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لے کر آگے آئے اور کہے کہ اے امیر المومنین! یہ خدا اور اس کے رسول اور اس کے دین اور اس کے اسلام کے لئے حاضر ہیں۔ جس دن سے تم نے محض دل میں ہی یہ نہ سمجھ لیا بلکہ اس کے مطابق کام بھی شروع کر دیا اُس دن تم کہہ سکو گے کہ تم زندہ جماعت ہو۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جنوری 1935ء)

سیدی پیارے آقا! حضور نے خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جنوری 2013ء میں اس بات کا ذکر فرمایا تھا کہ جرمنی سے کسی نے جامعہ احمدیہ کے طریق تعلیم پر سے اعتراض اٹھایا ہے۔ سیدی جان سے پیارے آقا! ہم جرمنی کے تمام واقفین نو اس اٹھائے جانے والے اعتراض پر شرمندہ ہیں اور پیارے آقا سے معافی کے خواستگار ہیں۔ اور ایک بار پھر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہمارے جان، مال، وقت اور عزت ہر لحظہ خلیفۂ وقت کے قدموں میں حاضر ہیں۔ پیارے آقا ہمیں جب اور جہاں بھی جانے کا ارشاد فرمائیں گے ہم پورے شرح صدر کے ساتھ وہاں جانے میں اپنی سعادت سمجھیں گے۔ حضور پُر نور سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اپنے عہدوں کو پورا کرنے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین۔]

☆☆☆

❁......اس کے بعد ملک اویس احمد نے ”جامعہ احمدیہ“ کے حوالہ سے درج ذیل نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

آسماں کے بول سے لکھی کتاب جامعہ
نور میں ڈھلتا گیا پھر آفتابِ جامعہ
تو ہمیشہ قائم و دائم رہے اس شان سے
ایک دنیا فیض پائے تجھ سے آبِ جامعہ
روح کی بنجر زمینیں تر کریں گے نور سے
گود سے تیری جو نکلے ہیں سحاب جامعہ
واقفین نَو کی خوشبو پھیل جائے ہر طرف
ساری دنیا میں یہ پھیلائیں گلاب جامعہ
تم سے دکھلائے خدا تعبیر ایسی شان سے

جیسے دیکھا مہدیٔ دوراں نے خواب جامعہ

۞......اس نظم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفِ نو بچوں سے دریافت فرمایا کہ جو امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینا چاہتے ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر جو بچے آئندہ سال اور پھر اس سے اگلے سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینے کے خواہشمند تھے انہوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔

۞......اس پر حضور انور **ایدہ اللہ تعالیٰ** بنصرہ **العزیز** نے فرمایا: جامعہ جرمنی میں ہر سال جرمنی سے کم از کم بیس طلباء داخل ہونے چاہئیں۔ آپ کی جو ضروریات ہیں، جو تقاضے ہیں، وہ پورے کرنے ہیں تو پھر کم از کم اتنی تعداد ہونی ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جو طلباء اس وقت Real میں ہیں اور Abitur میں ہیں وہ اس بارہ میں سوچیں۔ صرف وقفِ نو کا ٹائٹل لگا کر سافٹ ویئر انجینئر نگ، کمپیوٹر سائنس میں جانے کی بجائے **پہلی ترجیح جامعہ میں جانے کی ہونی چاہئے۔** اس کے بعد ڈاکٹرز، انجینئرز یا کسی دوسری فیلڈ میں جانے کا سوچیں۔ دنیا داری کی طرف سوچیں زیادہ لگ گئی ہیں۔